© rasailojaraid.com

عظمت کے مینار

شاہ بلیغ الدین

رسمی تعظیم

لال قلعے دہلی میں کچھ لوگ جمع تھے۔۔۔۔۔۔۔ یہ سب بادشاہ کے مصاحب تھے۔ شاہ اسماعیل شہید سے باتیں ہورہی تھیں۔ کہ باتیں کرتے کرتے شاہ صاحب نے ایک موقع پر فرمایا۔۔۔۔۔ ذرا قرآن شریف اٹھالاؤ! شاہی محل کے کتاب خانے سے کوئی کلام اللہ کی جلد لے آیا۔ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اور ادھر ادھر سے دیکھ کر شاہ صاحب نے فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔ صحیح بخاری بھی لاؤ! صحیح بخاری بھی آگئی۔ شاہ اسماعیل شہید نے اسے بھی ادھر ادھر سے دیکھا۔ کچھ دیر تک حاضرین کو دیکھتے رہے پھر کتابیں اس شخص کو دے دیں جو لے آیا تھا۔ فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔ لے جاؤ بھائی! جہاں سے لائے تھے وہاں رکھ دو۔۔۔۔۔۔۔ ادب سے، احترام سے عقیدت سے!

ہوا یہ تھا کہ شاہ اسماعیل شہید ایک مرتبہ وعظ کر رہے تھے دہلی میں جامع مسجد کے حوض پر یہ جلسہ ہورہا تھا۔ اتنے میں آگے سے ایک جلوس آیا۔ تبرکات اس کے ساتھ تھے۔ لوگ نعتیں پڑھتے زور سے نعرے لگاتے جارہے تھے۔ شاہ صاحب نے ایک نظر جلوس کی طرف دیکھا پھر اپنے وعظ میں لگ گئے۔ یہ بات بعض حاضرین کو اچھی معلوم نہ ہوئی۔ انہوں نے کہا۔۔۔۔۔ شاہ صاحب! آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ اپنی جگہ سے اٹھئے جلوس اور تبرکات کی تعظیم میں کھڑے رہیے۔ شاہ صاحب نے سنی ان سنی کر دی۔ لوگ ہر طرح کے ہوتے ہیں۔ حاضرین میں سے کچھ لوگ بپھر گئے۔ انہوں نے شاہ صاحب سے تو تو میں میں شروع کر دی۔ شاہ اسماعیل شہید وہی جو جہاد آزادی میں سید احمد شہید کے ساتھ بڑے سرگرم رہے۔ وہ شاہ ولی اللہ کے نواسے۔ بڑے پڑھے لکھے بڑے لائق اور بڑے پرہیزگار آدمی تھے لیکن جلسے میں ہاہا ہوہو کرنے والوں نے ذرا ان کا خیال نہ کیا۔ جب بات بڑھی تو شاہ صاحب نے کہا کہ۔۔۔۔۔۔ دیکھو! میں وعظ کر رہا ہوں وہ کام کر رہا ہوں۔۔۔۔ جو رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند تھا۔ دین کی تبلیغ کے اس کام کو چھوڑ کر میں کس کی تعظیم کے لئے اٹھوں؟ کیا معلوم یہ سچ مچ کے آثار مبارک میں سے کوئی چیز ہے یا کچھ اور۔ جو کام میں کر رہا ہوں وہ تم بھی دیکھتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اسے ختم کر دوں اور تمہارے ساتھ ریاکاری میں شریک ہو جاؤں۔ افسوس کہ ایک گمان نیک کو اہمیت دیتے ہو اور حقیقت کو پس پشت ڈال رہے ہو! خدا کے بندو! کبھی تو بات سمجھا کرو!

وہاں بات سمجھنے کو کون تیار تھا۔ وہاں تو ایک دکھاوے میں سب کو شریک ہونا تھا۔ نتیجہ یہ کہ ایک سے ایک جاہل نے شاہ صاحب کی کھچائی کی۔ آخر انہیں برا بھلا کہتے وعظ کی محفل چھوڑ کر چل دئے۔ کہ جلوس میں شریک ہونا زیادہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ واہ رے عقل اور واہ رے علم۔۔۔۔۔۔۔ اقبال نے سچ کہا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ امت خرافات میں کھو گئی
حقیقت روایات میں کھو گئی

یہ مغلیہ سلطنت کے آخری دنوں کی بات ہے اس وقت اکبر شاہ ثانی بادشاہ تھا۔ بادشاہ صرف نام کا تھا حکومت انگریزوں کی تھی۔ وہ شاہ صاحب کے خاندان کا بڑا معتقد تھا اس نے ایک دن کسی نہ کسی طرح شاہ صاحب کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے پوچھا کیا بات ہے کہ آپ آثار مبارک کی تعظیم نہیں کرتے؟ شاہ صاحب نے فرمایا یہ آپ سے کس نے کہہ دیا؟ یہ تو غلط بیانی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھیئے کہ ان چیزوں کی اہمیت صرف اس لئے ہے کہ ان کو حضور اکرم ﷺ سے نسبت ہے ورنہ ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ پھر یہ بات اللہ ہی بہتر جانے کہ یہ آثار حقیقی ہیں بھی یا نہیں۔ میرا یہ مطلب بالکل نہیں کہ آثار مبارک کی تعظیم نہ کی جائے مگر یہ بتاؤ کہ تم میں سے کسی کو اس بات کا شبہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں! سب نے کہا۔ نعوذ باللہ کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے۔ فرمایا---- یہ بھی تم کو معلوم ہے کہ صحیح بخاری میں حدیثیں لکھی ہیں اور علماء اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ سب نے کہا جی ہاں! فرمایا---- حیرت ہے میرے دوستو! حیرت کہ اللہ کا کلام اور نبی کی حدیثیں آئیں تو ان کا تو تم نے احترام نہ کیا۔ نہ اپنی جگہ سے اٹھے نہ ہٹو بچو کی آوازیں لگائیں نہ نعرے بلند کئے۔ یہ جو تم سمجھتے ہو کہ یہ آثار، جلوس، یہ ہنگامے دین کا جزو ہیں تو تم غلطی پر ہو یہ رسمیں ہیں۔ آثار کی تعظیم تم دل سے نہیں کرتے صرف دکھاوے کے لئے کرتے ہو۔ ورنہ سچ سچ بتاؤ کہ اللہ کی کتاب سے بڑھکر اور کون سی چیز ہے کہ جس کا احترام کیا جائے۔ کہو کیا کہتے ہو؟ اکبر شاہ اور اس کے درباری نظریں جھکائے خاموش کھڑے رہے تو فرمایا کہ---- آثار کا احترام آنحضرت ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپ سے حقیقی محبت یہ ہے کہ آپ کے اسوہ حسنہ پر چلو!

حکایات اولیاء میں لکھا ہے کہ جب شاہ صاحب یہ فرمارہے تھے۔ اس وقت اکبر شاہ ثانی گردن جھکائے بیٹھا تھا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ دین کی اصلیت کو تو ہم نے بھلا دیا بس رسموں پر مٹے جارہے ہیں۔ کہ ارکان دین چھوڑ دیں تو پروا نہیں صرف نذر و نیاز، جلسوں اور جلوسوں پر دین کو زندہ رکھ لیں گے---- دین تو ملت کے ایک ایک فرد کے کردار سے زندہ رہتا ہے۔

آپ کے عطیات

محاسبہ مرزائیت، رافضیت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلس احرار اسلام کو دیجئے۔ بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک۔ اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان

© rasailojaraid.com